بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ لیکن پاؤں لٹکا کر بیٹھنے سے پاؤں میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۵ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

قاہرہ ۱۵ جنوری۔ مصری اخباروں میں یہ خبر چھپی ہے کہ مصر اور برطانیہ کا جھگڑا طے کرانے کے لئے امریکہ کے دفتر خارجہ نے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو مصالحت کا ایک چھ نکاتی فارمولا ارسال کیا ہے۔

اہل پنجاب اپنے کشمیری بھائیوں کو حق آزادی دلانے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کیلئے تیار ہیں

پنجاب اسمبلی میں مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل میں غیر معمولی تاخیر پر گہری تشویش کا اظہار

لاہور ۱۵ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اجلاس ملتوی ہونے سے قبل ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں مسئلہ کشمیر کے پُر امن اور منصفانہ حل میں غیر معمولی تاخیر ہونے پر اہل پنجاب کی طرف سے گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ نیز مرکزی حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ اس مسئلہ کے حل میں تاخیر کی وجہ سے نئی پیدا شدہ صورت حال پر فوری توجہ دے۔ یہ صورت حال برصغیر کے امن کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ تمام امن عالم کے لئے زبردست خطرے کا باعث ہے۔ قرارداد میں حکومت پاکستان کو یقین دلایا گیا کہ جموں و کشمیر کے لوگ ہندوستان کے فوجی قبضہ کی وجہ سے غلامی کے، بقول جن مصیبتوں کا شکار ہو رہے ہیں اہل ا نہیں ختم کرنے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے کہا عام طور پر صوبائی اسمبلی میں ان امور پر بحث نہیں کی جاتی۔ جو اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہوں لیکن اس مسئلہ کی اہمیت کی پیش نظر گورنر پنجاب نے خاص طور پر یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی ہے نیز یسے بھی اس مسئلہ کا پنجاب پر براہ راست اثر پڑ رہا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کشمیر پر پاکستان کے دعوے کے دو بنیادی سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ پاکستان کو آزادی سے محبت ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہے وہ دنیا کے کس حصہ میں غلامی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ ہر جگہ امن و آزادی کا دور دورہ چاہتا ہے۔ چونکہ وہ خود اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہے۔ اس لئے وہ بالخصوص دنیا کے کسی حصہ میں بھی مسلمانوں کی آزادی خطرے میں نہیں دیکھ سکتا۔ وہ اس کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے اسی طرح جدوجہد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جس طرح وہ آزادیٔ کشمیر کے سلسلہ میں کر رہا ہے۔ آپ نے تالیوں کی گونج میں کہا ہم سب کو اور خاصکر مسلمانوں کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایران کے ساتھ بھی ہمیں ہمدردی ہے اور مصر کی قومی امنگوں کے پورا ہونے کے بھی ہم دل سے خواہشمند ہیں۔ اس سے قبل دو غیر سرکاری بل پیش ہوئے۔ ایک بل کا مقصد جو بیگم زینت فدا حسن نے پیش کیا تھا۔ حکومت کو تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی نگرانی کا اختیار دینا ہے۔ اس بل کی رو سے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ پہلے مالکان ہر ادارے کو حکومت کے ہاں رجسٹر کرائیں اور باقاعدہ اجازت حاصل کریں۔ حکومت کی طرف سے اس امر کی اس وقت تک اجازت نہیں دی جائے گی جب تک کہ حکومت کا کوئی ذمہ دار افسر اس بات کا یقین نہیں کر لیگا کہ ادارہ کو صحیح طریق پر چلایا جا رہا ہے۔ اگر اس افسر کا فیصلہ ادارہ چلانے کے حق میں نہ ہوا۔ تو یہ معاملہ ایک غیر سرکاری ممبران پر مشتمل مشاورتی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائیگا جو لوگ باضابطہ اجازت حاصل کئے بغیر کوئی سکول یا مدرسہ قائم کریں گے انہیں ۵۰۰ روپے تک جرمانہ کی سزا دی جائے گی مساجد میں قائم شدہ دینی مدارس پر اس بل کا اثر نہیں پڑیگا۔ دوسرے بل کا مقصد جو عبد الوحید خان نے پیش کیا تھا حکومت کو بعض ملازمتوں میں معاوضہ اور مزدوری کی کم سے کم حد مقرر کرنے کا اختیار دینا ہے

ضلع شیخوپورہ کا دورہ مکمل کر کے گورنر پنجاب لاہور واپس تشریف لے آئے

لاہور ۱۵ جنوری۔ گورنر پنجاب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر آج صبح شیخوپورہ پھر تشریف لے گئے اور ضلع کا دورہ مکمل کرنے کے بعد سہ پہر کو لاہور واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے ان علاقوں کا بھی معائنہ کیا۔ جنہیں قابل کاشت بنایا گیا ہے۔

محترمہ فاطمہ جناح کراچی روانہ ہو گئیں

لاہور ۱۵ جنوری۔ محترمہ فاطمہ جناح لاہور میں بارہ روز قیام کرنے کے بعد آج صبح پاکستان میل کے ذریعہ کراچی تشریف لے گئیں۔ بہت سے سرکردہ اصحاب نے ریلوے سٹیشن پر حاضر ہو کر آپ کو الوداع کہا۔ ان میں پنجاب کے گورنر عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد دولتانہ اور ایران میں پاکستان کے سفیر ہز ایکسی لنسی راجہ غضنفر علی خان بھی شامل تھے۔

مسٹر ایڈن فوری طور پر لنڈن واپس آ رہے ہیں

اوٹاوا ۱۵ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کل رات اچانک اوٹاوا سے نیویارک واپس روانہ ہو گئے۔ انہوں نے فوری طور پر لنڈن واپس جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

برطانیہ اپنے دوستوں کے رحم و کرم پر نہیں رہیگا

اگر جنگ چھڑی تو فتح اتحادیوں کی ہوگی (چرچل)

اوٹاوا ۱۵ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کہا ہے کہ شمالی اوقیانوس کا معاہدہ جنگ کو روکنے ہی کی ضمانت نہیں ہے۔ بلکہ اس امر کی بھی ضمانت ہے کہ اگر جنگ چھڑی تو فتح اتحادیوں کی ہوگی۔ انہوں نے کل رات یہاں ایک تقریب کے موقعہ پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا مغربی طاقتیں امن کو برقرار رکھنے اور دنیا کو جنگ کی ہولناک تباہی سے بچانے کا عزم کر چکی ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ یورپ میں متحدہ محاذ بنائیں جس میں جرمنی بھی شامل ہو۔ ساتھ ہی انہوں نے اس امر کی بھی وضاحت کی کہ برطانیہ کامل تعاون کے باوجود وفاقی یورپ کا حصہ نہیں بنے گا۔ اگرچہ برطانوی فوجیں یورپ کے مختلف محاذوں پر موجود ہونگی لیکن برطانیہ انہیں مشترکہ یورپی فوج میں اس طرح ضم نہیں ہونے دیگا۔ کہ ان کا علیحدہ وجود ختم ہو جائے برطانیہ اور دوسرے اتحادی ملکوں کے تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا برطانیہ ہرگز اپنے دوستوں کے رحم و کرم پر نہیں رہے گا۔ وہ نامساعد حالات کے باوجود اپنی مالی ساکھ بہر طور برقرار رکھے گا۔ اور اس بات کی ذرا پروا نہیں کرے گا کہ دوسرے اس کے متعلق کس رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ مسٹر چرچل آج اوٹاوہ سے واپس واشنگٹن روانہ ہو رہے ہیں۔

"اردو زبان کی ابتدا سے متعلق چند نظریئے"

ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کا مقالہ

لاہور ۱۵ جنوری۔ کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ایم۔اے پی ایچ ڈی سینئر لیکچرار شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی نے "اردو زبان کی ابتدا سے متعلق چند نظریئے" کے متعلق ایک تحقیقی مقالہ پڑھتے ہوئے اس خیال سے اختلاف ظاہر کیا کہ اردو کو فارسی کی ایک شاخ یا ذیلی زبان سمجھنا چاہیئے۔ آپ نے مثالیں دے دیکر ثابت کیا کہ بعض ظاہری رشتوں کے باوجود اردو فارسی نژاد نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک خالص ہندوستانی زبان ہے جو اسی ملک میں پیدا ہوئی اور یہیں پروان چڑھی۔ اس کا خمیر ملکی زبانوں سے تیار ہوا۔ گو فارسی نے اس کی نشو و نما میں نمایاں حصہ ضرور لیا۔ آپ نے زبان کی "ساخت" اور "محاورہ" کا فرق بیان کرنے کے بعد واضح کیا کہ جہاں تک ساخت کا تعلق ہے۔ اردو پر ہندوستانی اثرات زیادہ غالب ہیں۔ بعد میں فارسی کے زیر اثر دہلی اور لکھنؤ میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ ان کا تعلق زیادہ تر محاورے سے ہے۔ آپ نے قدیم آریائی تہذیب اور اس کی زبانوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا کہ "مہاراشٹری اپ بھرنش" جو قدیم آریائی تہذیب کے دور میں شمالی ہندوستان کے وسیع تر علاقے میں پھیلی ہوئی تھی برعظیم ہند و پاکستان کی موجودہ زبانوں کی بیٹی ہے اردو بھی "اپ بھرنش" کے ساتھ عربی فارسی اور ترکی زبانوں کے باہمی اختلاط سے ہی معرض وجود میں آئی ہے۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ نے صدارتی تقریر میں اس امر کو اردو کی ہر دلعزیزی کے حق میں ایک بین دلیل کے طور پر پیش کیا۔ کہ ہر علاقے کے لوگ اسے اپنی زبان ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اپنے علاقے ہی کو اس کا مولد قرار دیتے ہیں۔ آپ نے کہا یہی وجہ ہے کہ اردو کی ابتدا سے متعلق مختلف نظریئے پائے جاتے ہیں۔

ابتدا میں روشن دین صاحب تنویر نے اپنا کلام سنایا جو بہت پسند کیا گیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے مختصر کوائف

پاکستانی زائرین اور سوا دو صد ہندوستانی احباب کی شرکت

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱) ۲۱ دسمبر سے ہندوستان کے دور دراز مقامات سے احباب جماعت قادیان وارد ہونے شروع ہو گئے تھے۔ امسال سوا دو صد کے قریب ہندوستان کے ذیل کے مقامات سے احباب تشریف لائے جن میں سے بریلی حیدرآباد دکن۔ چنت کنٹہ سے اکیس کی تعداد میں خواتین بھی آئیں۔ امسال خواتین کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت زیادہ تھی۔ مقامات مذکورہ کے علاوہ دکن کے علاقہ سے مقامات کرنول یادگیر سے اور صوبہ بہار سے پٹنہ۔ مظفر پور حسینا۔ پرکھوپٹی۔ مونگھیر اور صوبہ یوپی سے سہارنپور بجوپورہ۔ امروہہ۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ راٹھ۔ علی پور کھیڑہ۔ ننگلہ گھنو۔ آگرہ۔ صالح نگر۔ سادھن انبیٹہ۔ کرہل۔ کانپور نیز ضلع انبالہ اور علاقہ ہائے کشمیر بمبئی۔ سورت۔ مدراس اور مالابار سے احباب جلسہ کی خاطر تشریف لائے تھے۔ محترم ابن حامد صاحب جو کنانور سے نکلنے والے رسالہ "ستیادوتن" کے ایڈیٹر ہیں۔ اور بہت اخلاص اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ اتنے لمبے سفر کے اخراجات کی توفیق نہ رکھنے کی وجہ سے اس وقت تک قادیان کی زیارت سے محروم تھے۔ اس دفعہ آنے کا ان کو بھی موقعہ ملا۔ ۱۹۲۴ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سفر یورپ پر تشریف لے جا رہے تھے۔ تو بمبئی میں وارد ہونے کے موقعہ پر مکرم ابن حامد صاحب نے وہاں پہنچ کر حضور کی زیارت کی تھی۔ افسر جلسہ سالانہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تھے۔ تمام انتظامات بحمد اللہ بخیر و خوبی سر انجام پائے۔

مردانہ جلسہ گاہ کی حاضری سوا گیارہ صد تھی۔ جن میں سے نصف غیر مسلم تھے۔ زنانہ جلسہ گاہ کے طور پر اس دفعہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا مکان استعمال کیا گیا تھا۔ جہاں مردانہ جلسہ گاہ کی جملہ کارروائی آلہ جہیر الصوت کے ذریعہ سنائی دیتی تھی۔ البتہ ۲۹/۱۲/۵۱ کو خواتین کا علیحدہ جلسہ بھی ہوا۔ اس میں ایک سو کی تعداد میں خواتین شامل تھیں۔ جن میں سے تیس غیر مسلم خواتین تھیں خاتون سی۔ آئی۔ ڈی انسپکٹرس خاص طور پر شریک جلسہ ہوتی رہیں۔

(۲) ۲۸/۱۲/۵۱ کو نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ذیل کے دو نکاحوں کا اعلان کیا۔ ایک برادرم منیر احمد صاحب ولد مکرم عبداللطیف صاحب مالک ٹی سنڈیکیٹ حیدرآباد کا محترمہ قمر النساء صاحب بنت مکرم احمد حسین صاحب حیدرآبادی کے ہمراہ اور دوسرا برادرم یوسف حسین صاحب ولد محترم احمد حسین صاحب موصوف کا محترمہ جناب خاتون صاحبہ بنت مکرم موسےٰ خانصاحب حیدرآباد کے ہمراہ۔ ہر دو کا مہر اکیس اکیس صد روپیہ تھا۔ یہ تمام مکرم کوی حسن حسین صاحب حیدرآبادی کے پوتا۔ پوتی۔ نواسا۔ نواسی ہیں۔ احباب نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(۳) ۲۷/۱۲/۵۱ کو یہ خوشکن اور مسرت افزاء خبر تار کے ذریعہ ربوہ سے موصول ہوئی تھی۔ کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب درویش کے نکاح کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ روز اعلان فرمایا ہے۔ اس سے خوشی کی لہر تمام احباب میں دوڑ گئی۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب مقامی اور دوسرے بہت سے احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی خدمت میں تہنیت نامے ارسال کئے۔ محترم میاں صاحب موصوف کی والدہ محترمہ نے اس خواہش کا اظہار مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سے کیا تھا کہ نکاح ہونے پر ان کے لخت جگر کو ہار پہنائے جائیں۔ ان کی اس خواہش کے احترام میں ۲۸/۱۲/۵۱ کو بعد نماز جمعہ و عصر مسجد اقصیٰ میں آپ کو ہار پہنائے گئے۔ اور مبارکباد دی گئی۔ اور تصویر بھی اتاری گئی۔

نمائندہ پریس کے لئے یہ امر تعجب انگیز تھا کہ آپ یہاں موجود ہیں اور نکاح آپ کی عدم موجودگی میں پڑھا گیا ہے۔ اور اس نے اس نکاح کا خاص طور پر ذکر بھی اپنے بیان میں کیا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مردوں میں یہ پہلا نکاح ہے کہ جو اس صورت میں پڑھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے ہر طرح سے بابرکت کرے اور ہر دو افراد اور ان کی نسل کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وراثت میں خدمات دینیہ کی توفیق عطا ہو۔ آمین

(۴) انگلستان۔ ہالینڈ اور انڈونیشیا کے مبلغوں کے بیان کردہ تبلیغی حالات کا غیر مسلم طبقہ پر خوشکن اثر ہوا ہے۔

(۵) مولوی اختر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا تابوت بھاگلپور سے جلسہ پہ لایا گیا تھا۔ مولوی صاحب بہت پاک سیرت بزرگ تھے ۲۹/۱۲/۵۱ کو صبح سوا نو بجے جنازہ گاہ میں آپ کا جنازہ مکرم امیر صاحب مقامی نے ایک کثیر تعداد کے ہمراہ پڑھا۔ اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔ اس جنازہ گاہ کے موجودہ شکل میں تیار ہونے کے بعد یہ تیسرا جنازہ وہاں پڑھا گیا ہے۔

(۶) برادرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش (ولد مکرم منشی عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی) کا نکاح محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان) سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ربوہ میں مورخہ ۱۲/۱۱/۵۱ کو پڑھا تھا ۳۰/۱۲/۵۱ کو رخصتانہ عمل میں آیا۔ یہ پہلی شادی ہے جس میں حسن اتفاق سے پاکستانی احباب کو بھی شرکت کا موقعہ ملا۔ ۲ جنوری ۱۹۵۲ء کو مغرب کے بعد سادگی کے ساتھ ولیمہ ہوا۔ پینتالیس دوست بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں اپنا اپنا کھانا لے گئے اور چوہدری صاحب موصوف کی طرف سے کسٹرڈ پیش کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ شادی ہر طرح بابرکت ہو آمین

(۷) ۲۴/۲۵ دسمبر کی درمیانی شب کو ½۱۱ بجے پاکستانی زائرین مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی امارت میں وارد دارالامان ہوئے تھے۔ زیارت مقامات مقدسہ اور عبادات اور دعاؤں میں مصروف رہے ۳۱/۱۲/۵۱ کو پونے گیارہ بجے مسجد اقصےٰ میں اجتماعی دعا ہوئی اور ان زائرین کی تصویر لی گئی۔ سردار گورمکھ سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر مشرقی پنجاب نے تین بجے بعد دوپہر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے مکان پر ان کی چائے وغیرہ سے تواضع کی اور خوش آمدید کہا اس تقریب سے سب احباب بہت محظوظ ہوئے

پانچ بجے شام مزار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور پھر الوداع کہنے کے لئے وہاں سے بٹالہ والی سڑک پہ احباب گئے اور پورے پونے چھ بجے نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے درمیان اسکورٹ کے ہمراہ ہر دو بسیں زائرین کو لے کر روانہ ہو گئیں۔ اس موقعہ پر رخصت ہونے والوں اور الوداع کہنے والوں کے جو جذبات تھے الفاظ ان کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ زائرین محسوس کرتے تھے کہ انہیں اپنی محبوب بستی کی زیارت تو نصیب ہوئی۔ لیکن یہ گھڑیاں بہت جلد گذر گئیں۔ اور نہ معلوم اب پھر کب زیارت نصیب ہو۔ ان کے دل پہلے سے زیادہ اب دیار محبوب میں تھے۔ گو ان کا جسم کہیں اور جا رہا تھا۔ ان کی حالت یقیناً اس شدید پیاسے کی طرح ہوگی کہ جس کی تشنگی دور کرنے کی بجائے صرف ایک آدھ گھونٹ پانی پلا کر چشمۂ شیریں سے غیر معین عرصہ کے لئے دور کر دیا جائے۔ دوسری طرف درویش حد درجہ اس قسم کا احساس رکھتے تھے کہ اس پیاری بستی کی آبادی چند روز کے لئے ہو کر ہر طرح کی چہل پہل ہوئی۔ جس میں ایام ماضیہ کے قصہ پارینہ کی ایک تیز جھلک تھی۔ لیکن ایک سال کے لئے پھر اس سے محرومی ہوئی۔ زائرین اس مقدس بستی کی روحانی کے قرب کے مزے لوٹیں گے۔ جن سے ہمیں محرومی ہے۔ لیکن پھر خیال آتا ہے کہ قرب جسمانی سے بڑھ کر قرب روحانی کا درجہ ہے اسلئے بے اختیار اور رو رو کر یہ دعا کرنے پر جسم اور روح آمادہ ہوتے ہیں کہ اے پیارے خدا ہمیں اپنے فضلوں سے نواز۔ ہو اور ہمیں اپنا اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کا روحانی قرب عطا کیجو کہ تیری درگاہ میں افضال و نعم کی کمی نہیں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

(۸) یکم جنوری ۱۹۵۲ء کا دن چڑھا۔ اور ہم سے تنتیس سال قبل کے بچھڑے ہوئے دوست مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب (خلف حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ) مع اپنے بچے عزیز لطف الرحمٰن سلمہ اللہ رات کی گاڑی سے وارد قادیان ہوئے۔ آپ قادیان سے امریکہ جانے کے بعد پہلی دفعہ واپس آئے ہیں۔ یقیناً انہیں اس امر کا صدمہ زیادہ نہ تھا کہ ان کے بعد ان کے پیارے والدین دار فانی میں منتقل ہو چکے۔ لیکن قادیان پر وارد ہونے پر بعد کے حالات کا ان پر خاص اثر تھا۔ آپ نے خاکسار کی درخواست پر ۳ جنوری کو مسجد مبارک میں بعد نماز فجر امریکہ کے تبلیغی ایمان افروز حالات سنا کر احباب کو محظوظ کیا۔ اور ۷ جنوری کو صبح پونے دس بجے کی گاڑی سے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ نے درویشوں کے لئے یکصد ڈالر مرحمت فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں لیکچراروں کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج میں انگریزی کے لیکچراروں کی تین اسامیوں کے لئے ایسے اصحاب کی فوری ضرورت ہے۔ جنہوں نے انگریزی میں ایم اے کا امتحان کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ تنخواہ قابلیت اور تجربہ کے مطابق دی جائے گی۔

نیز فزکس ڈیپارٹمنٹ میں ایک لیکچرار اسسٹنٹ کی اسامی خالی ہے۔ جس کے لئے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس ہونا ضروری ہے۔

درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد و دیگر کوائف پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور کے نام آنی چاہئیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۶ر جنوری ۵۲ء

عالمی فوج

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے حال ہی میں عالمی فوج کے قیام کے متعلق ایک قرارداد پاس کی ہے۔ ہمارے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے اپنے ایک بیان میں اپنی ذاتی رائے ظاہر کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ اگر اقوام متحدہ کوئی ایسی عالمی فوج بنا سکے۔ جو امن قائم رکھنے اور جارحیت کو روکنے کے علاوہ ان ملکوں کی مدد کرے جو رائے شماری کے ذریعہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں اپنے مسائل طے کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ فوج مفید ہو سکتی ہے۔ انجمن اقوام متحدہ کے جو اغراض و مقاصد ہیں۔ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ہر امن پسند انسان ان سے متفق ہوگا۔ لیکن اس دنیا کے عمل میں سوال صرف نیک اغراض و مقاصد کا نہیں ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایک ایسے ادارے کے اصول جس کا مقصد ہی اقوام عالم میں توازن قائم رکھنا ہے۔ سوا اچھا ہونے کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ اور کوئی سنجیدہ انسان ان میں نقص نہیں نکال سکتا۔ سوال جو قابل غور ہے۔ اور ایسا ہے۔ کہ جس پر جتنا زیادہ غور کیا جائے۔ تھوڑا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دنیا کے موجودہ حالات میں ان اصولوں پر کہاں تک عمل کیا جا سکتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ اقوام متحدہ کی انجمن نے کچھ کام نہیں کیا۔ جہاں تک اصول بنانے اور تمدنی اور معاشرتی معاملات کا تعلق ہے۔ اقوام متحدہ نے اپنی عمر کے لحاظ سے بڑا کام کیا ہے۔ اور یہ کام اس نے ان رکاوٹوں کے باوجود کیا ہے۔ کہ جو موجودہ نظام میں قدرتاً پیدا ہونی لازمی تھیں۔ بات دراصل یہ ہے۔ اقوام متحدہ کے موجودہ نظام میں جو سب سے بڑی اور بنیادی خامی ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ ادارہ بجائے ایک غیر جانبدار ادارہ کے بعض طاقتور اور خود غرض اقوام کے ذاتی جھگڑوں کا اکھاڑا بنا ہوا ہے۔

بظاہر تو باتیں عدل و انصاف اور امن جوئی کی اصطلاحات میں ہوتی ہیں۔ لیکن ان غیر جانبدارانہ اصطلاحات کے پردے میں قومی اغراض لڑائی ہوتی ہیں۔ ہر بڑی قوم کا نمائندہ اپنی قوم کے لئے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے پر تلا رہتا ہے۔ اور اگر وہ کسی دوسری قوم کے مفاد کی تائید بھی کرتا ہے۔ تو وہ اسکو عالمی نقطۂ نظر سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس قوم کا ساتھ دینے میں اس کے اپنے ملک کا کیا فائدہ ہے۔ یہ ذہنیت جہاں نیچرل ہے۔ وہاں ایک عالمی ادارہ کے اغراض و مقاصد کے بھی منافی ہے۔ ایسا عالمی ادارہ اپنے اغراض و مقاصد میں اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب

ہر ایک ملک کا نمائندہ خواہ وہ چھوٹا ملک ہو۔ یا بڑا ملک صرف غیر جانبدارانہ عالمی نقطۂ نظر سے درپیش مسائل پر غور کرے۔ اور خواہ اس کو اپنا کسی قدر نقصان بھی محسوس ہو۔ عدل و انصاف کو نہ چھوڑے۔

اس وقت انجمن اقوام متحدہ کا جو حال ہے۔ وہ یہ ہے کہ چند چھوٹے چھوٹے ملکوں کو چھوڑ کر جو کسی گنتی میں نہیں آتے۔ تمام ادارہ دو بلاکوں میں بٹا ہوا ہے۔ روسی اور امریکی بلاک۔ آخر الذکر بلاک میں برطانیہ کا بھی بڑا اثر ہے۔ جس کے پیچھے دولت مشترکہ کی طاقت ہے۔ یہاں تک تو خیر تھی۔ امریکی بلاک بہرحال روسی بلاک سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور اگر یہی بلاک جمہوری اصولوں پر اپنے اندرونی معاملات درست کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ تو پھر بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ادارہ عملاً کم از کم دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ایسا نہیں ہے۔ خود اس بلاک کے اندر متضاد عناصر ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ جہاں تک روس کا تعلق ہے۔ باہم بظاہر متفق ہیں۔ لیکن یہ اتفاق اسی حد تک ہو تو ہو۔ اندرونی طور پر برطانیہ اور امریکہ بھی ایک دوسرے کے حریف ہیں۔ اور درپردہ ان میں بھی باہمی کشمکش جاری ہے۔ پھر برطانیہ اور دولت مشترکہ کے ممالک میں بھی باہمی کشمکش ہے۔ یہ تدریجی کشمکش ایسی ہے۔ کہ ادارہ اقوام متحدہ میں عدل و انصاف کی صحیح فضا پیدا ہونے میں بڑی حد تک مخل ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر اقوام متحدہ اپنے فیصلوں پر عمل کرانا چاہتی ہے۔ تو اس کے پاس ایسی فوجی طاقت ہونی چاہیئے۔ جو ان فیصلوں کی تعمیل کرا سکے۔ لیکن ہمیں ڈر ہے۔ کہ ایسی فوج صرف ان ممالک کے لئے ہی مفید ہوگی۔ جو پہلے ہی طاقتور ہیں۔ مثلاً موجودہ حالات میں اگر امریکہ یا برطانیہ جارحانہ اقدام کریں۔ تو بظاہر یہ ناممکن نظر آتا ہے۔ کہ عالمی فوج ان کو راہ راست پر لانے میں کامیاب ہو سکے گی۔ اول تو عالمی فوج کا معتدبہ حصہ انہی طاقتور قوموں کی فوج پر مشتمل ہوگا۔ اسلحہ اور دیگر جنگی سامان میں بھی انہی کا بڑا حصہ ہوگا۔ پھر جنگی کارروائی کے لئے فیصلے بھی انہی بڑی اقوام کی مرضی کے مطابق ہوں گے۔ یہ ایسی رکاوٹیں ہیں۔ کہ جن کی موجودگی میں موجودہ حالات میں عالمی فوج کا قیام عملاً اتنا مفید نہیں ہو سکے گا۔ جتنا کہ خیال میں نظر آتا ہے۔

اس کے باوجود ہم عالمی فوج کے قیام کے حق میں ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ عالمی ادارے کے فیصلے جب تک منوائے نہ جا سکیں۔ صرف ردی کاغذ کے ٹکڑے ہیں ابھی تو اس ادارہ کی ابتدا ہی ہوئی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ بہت سے تجربوں کے بعد دنیا پر ایک وقت ایسا آجائے۔ کہ جب ایسا ادارہ غیر جانبدارانہ ذہنیت سے عمل کرنے لگے۔ اگرچہ وہ وقت ابھی بہت بعید ہے۔ مگر ناممکن الوقوع نہیں۔

تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد بھجوائے جائیں

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے۔ اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ ...... جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ .... ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں۔ کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر سینیئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو۔ کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے۔ جو پہلے شامل ہوتے ہیں۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

ایک ایک دن کی تاخیر جو آپ کے تحریک جدید کے وعدے بھجوانے میں ہو رہی ہے۔ آپ کے ثواب کے ضائع ہونے کا موجب ہو رہی ہے۔ اس لئے آج ہی اپنا وعدہ بھجوا دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

۵۲ء اور فریضۂ تبلیغ

اگر ہم ہمت کریں۔ اور تنظیم کے ساتھ محنت سے کام کریں۔ تو ۵۲ء میں ہم ایک انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ ہر خادم کو اسی عزم سے اس سال میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ کہ اس سال میں احمدیت کی ترقی نمایاں طور پر دشمن بھی محسوس کرنے لگے۔ آپ اگر اپنے کاموں پر فریضۂ تبلیغ کو مقدم کریں گے۔ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ آپ کے ذریعہ بھولے ہوئے مسلمان ہدایت نہ پا جائیں۔ اپنے ارادوں کو بلند کیجئے۔ ہمتیں مضبوط کیجئے۔ کہ خدا کے فرشتے آپ کے کاموں میں آپ کی مدد کرنے کے لئے بےتاب کھڑے ہیں۔ صرف اور صرف دیر آپ کی طرف سے ہو رہی ہے۔ ۵۲ء کو گذرنے نہ دیجئے۔ جب تک کہ احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرلے۔ کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جا سکتی۔ اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بلا تفصیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

بعض اشخاص اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بذریعہ منی آرڈر چندہ بھجواتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل درج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بذریعہ چٹھی ارسال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں محسوب نہیں ہو سکیں۔ اور بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ ایسی رقوم کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے بذریعہ خط و کتابت اور اعلان اخبار الفضل انہیں اطلاع دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے۔ تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹری صاحبان مال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رقم بھیجتے وقت اسکی تفصیل کوپن منی آرڈر پر لکھ دیا کریں۔ لیکن اگر تفصیل چندہ لمبی ہو۔ اور کوپن منی آرڈر پر درج نہ ہو سکتی ہو۔ تو بذریعہ چٹھی ساتھ ہی تفصیل بھجوا دیا کریں۔ تاکہ وقت پر رقم داخل خزانہ ہو جایا کرے۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی۔ کہ ایسی رقوم تین ماہ کے بعد چندہ عام میں منتقل کرا دے۔ اگر اس وجہ سے جماعتوں کے حسابات میں خرابی پیدا ہوئی۔ تو اسکی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔

(ناظر بیت المال)

یہ پن کس کا ہے؟

خاکسار کو جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک پن ربوہ میں ملا ہے۔ جس دوست کا ہو۔ متعلقہ نشان بتلا کر مجھ سے حاصل کر سکتا ہے۔

خاکسار منیر احمد نیو ہوسٹل ہال ایف۔ سی کالج لاہور

ڈھیلے کے ساتھ استنجا کرنا۔

پبلک "وٹ وانی" کا حیا سوز طریق

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

آج ربوہ کے ایک بڑے آباد پبلک رستہ پر سے گزرتے ہوئے مجھے ایک نوجوان نظر آیا ہے جو پیشاب سے فارغ ہو کر اپنا ہاتھ سلوار کے اندر ڈالے ڈھیلے کے ساتھ استنجا یعنی پنجابی محاورہ کے مطابق "وٹ وانی" کر رہا تھا میں نے شرم کی وجہ سے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔ لیکن اس نوجوان کو جسے میں نے پہچانا نہیں (اور اگر پہچانتا بھی تو میں اس کا نام نہ لیتا) بالکل کوئی احساس نہیں ہوا۔ اور وہ بدستور چلتے پھرتے لوگوں کی طرف منہ کر کے اپنا ہاتھ سلوار کے اندر ڈالے ہوئے استنجا کرتا رہا۔

یہ درست ہے کہ شریعت نے ڈھیلے وغیرہ کے ساتھ استنجا کرنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن اول تو یہ اجازت پانی نہ ملنے یا پانی کے استعمال سے بیماری کا اندیشہ ہونے کی صورت میں ہے نہ کہ عام۔ اور پانی میسر ہونے پر بہرحال پانی کا استعمال مقدم ہے۔ دوسرے ڈھیلے سے استنجا جائز ہونے کا یہ مطلب کس طرح بن گیا کہ شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر لوگوں کے سامنے پبلک رستوں پر پاجامے میں ہاتھ ڈال کر استنجا کیا جائے اور استنجا کو بھی گویا ایک تماشہ بنا لیا جائے۔ اسلام میں تو حیا پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ الحیاء من الایمان "یعنی حیا ایمان کا حصہ ہے" اور ایک دوسری حدیث میں ذکر آتا ہے۔ کہ جب ایک صحابی دوسرے صحابی کو کسی بات میں اس قسم کی نصیحت کر رہا تھا۔ کہ "اتنی شرم بھی نہیں چاہیئے۔" اور اس کے ان الفاظ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سن لیا تو آپ نے فوراً رک کر نصیحت کرنے والے صحابی سے فرمایا" ایسی نصیحت نہ کرو کیونکہ حیا ہر حال میں ایک اچھی صفت ہے" اور خود ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی اسوہ کے متعلق روایت آتی ہے۔ کہ آپ "کنواری لڑکیوں سے بھی بڑھ کر شرم کرنے والے تھے" کیا ایسی تعلیم دینے والا مذہب اس بات کی اجازت دے سکتا یا اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ مسلمان کہلانے والے لوگ پبلک رستوں میں لوگوں کی آنکھوں کے سامنے پاجاموں میں ہاتھ ڈالے ہوئے استنجا کرتے پھریں۔ یقیناً یہ فعل حیا کے سخت خلاف ہے جس سے سب سچے مسلمانوں کو پرہیز کرنا چاہیئے:۔

جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ بے شک شریعت نے پانی کی قائمقامی میں ڈھیلا وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ اسلامی شریعت عالمگیر ہے۔ اور عالمگیر شریعت میں ہر قسم کے امکانی حالات کو مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ بعض ملکوں میں یا بعض حالات میں پانی کم میسر آتا ہے۔ یا پانی تو موجود ہوتا ہے۔ لیکن بیماری وغیرہ کی وجہ سے اس کے استعمال میں نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت نے کمال حکمت سے اس بات کی اجازت دی ہے۔ کہ اگر پانی نہ ملے۔ یا اس کے استعمال سے بیماری وغیرہ کا اندیشہ ہو۔ تو پھر پانی کی جگہ مٹی کا ڈھیلا یا کوئی اور صاف چیز استنجا میں استعمال کر لی جائے۔ اور چونکہ عرب کے ملک میں پانی کی بہت قلت تھی۔ اس لئے عربوں نے طبعاً اس اجازت سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ لیکن تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ جہاں بھی پانی ملتا تھا۔ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ لازماً پانی کے استعمال کو ترجیح دیتے تھے۔ کیونکہ طہارت کے معاملہ میں پانی اصل ہے۔ اور دوسری چیزیں محض ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ پاکستان میں بعض مسلمانوں نے شرعی احکام کی حکمت کو نہ سمجھتے ہوئے پانی کے ہوتے ہوئے بھی ڈھیلے وغیرہ کے ذریعہ استنجا کرنے کے طریق کو اختیار کر رکھا ہے۔ اور یہ مرض پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازیخاں اور ملتان اور مظفر گڑھ اور میانوالی اور کیمبل پور وغیرہ میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس کی وجہ بھی یہی ہو کہ ان اضلاع میں بارش کی قلت کی وجہ سے پانی کم ہوتا ہے۔ لیکن تاہم موجودہ زمانہ کے وسیع ذرائع میں پانی کی قلت عام حالات میں اس حد تک نہیں سمجھی جاسکتی کہ استنجا میں ڈھیلے کے استعمال کو ضروری قرار دیا جائے۔

مگر اس معاملہ میں زیادہ قابل افسوس امر یہ نہیں ہے کہ پانی کے ہوتے ہوئے بھی ڈھیلا استعمال کیا جائے۔ بلکہ زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ استنجا کے اس طریق کو ایسے رنگ میں اختیار کیا جائے۔ جو شرم و حیا کے سراسر خلاف ہے۔ اگر پانی کی موجودگی میں بھی ڈھیلا ہی استعمال کرنا ہے تو کیوں نہ علیحدگی میں لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو کر یہ کام کیا جائے۔ قرآن شریف نے پیشاب پاخانہ کی جگہ کے لئے غائط کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کے معنے عربی زبان میں ایسی جگہ کے ہیں جو نشیبی ہونے کی وجہ سے یا کسی دوسری اوٹ میں ہونے کی وجہ سے لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

ان کنتم مرضیٰ او علیٰ سفرٍ او جاء احدٌ منکم من الغائط او لٰمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتیمّموا صعیداً طیّباً

"یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی غائط (یعنی اوٹ والی جگہ) میں سے (رفع حاجت کرکے) آئے یا تم اپنی بیویوں کے قریب جاؤ لیکن اس کے بعد تمہیں طہارت کے لئے پانی میسر نہ آئے۔ تو اس کی جگہ تم پاک مٹی کا قصد کر کے طہارت حاصل کر لو۔"

اس آیت میں پاخانہ اور پیشاب سے فارغ ہونے کی جگہ کو غائط کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جس میں یہ صریح اشارہ ہے۔ کہ پیشاب پاخانہ کے لئے ایسی جگہ کو چننا چاہیئے جو نشیب و فراز کی وجہ سے یا کسی دوسری اوٹ کی وجہ سے لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو۔ علاوہ ازیں اس آیت میں یہ بات بھی وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ کہ طہارت کے لئے اصل چیز پانی ہے۔ اور مٹی کے استعمال کی اجازت پانی کے نہ ملنے یا بیماری اور سفر کی مشکلات کی وجہ سے محض ثانوی صورت میں دی گئی ہے۔ ان تصریحات کے ہوتے ہوئے بعض مسلمانوں کا پانی کی موجودگی میں ڈھیلے وغیرہ کا استعمال کرنا اور استعمال بھی ایسے رنگ میں کرنا جو شرم و حیا کے طریق کے بالکل خلاف ہے۔ کسی صورت میں جائز نہیں سمجھا جاسکتا۔ ممکن ہے کہ جس شخص کو میں نے ربوہ میں ڈھیلے کے ساتھ استنجا کرتے دیکھا وہ کوئی غیر احمدی ہو۔ کیونکہ ربوہ میں مزدوری وغیرہ کی غرض سے کئی غیر احمدی بھی رہتے ہیں۔ لیکن اسلام کی تعلیم صرف احمدیوں کے لئے نہیں ہے بلکہ سب مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور کسی مسلمان کا لوگوں کے سامنے پاجامہ میں ہاتھ ڈال کر "وٹ وانی" کرتے پھرنا ایک سخت خلاف حیا فعل ہے۔ جس سے ہر باغیرت مسلمان کو خواہ وہ کوئی ہو پرہیز کرنا چاہیئے حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اور حیا کے بغیر کوئی شخص کامل الایمان نہیں سمجھا جاسکتا۔ کم از کم ہمارے احمدی بھائیوں کو تو جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایمان اور حیا کے میدان میں دوبارہ زندگی عطا فرمائی ہے ان دو باتوں کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ:۔

اوّل۔ جہاں پانی میسر ہو اور بیماری یا سفر کی مشکلات بھی درپیش نہ ہوں۔ وہاں لازماً طہارت اور استنجا کے معاملہ میں پانی کو ترجیح دی جائے۔ کیونکہ وہ صفائی کا بہتر ذریعہ ہے۔ اور شریعت نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔

دوم۔ جہاں کسی مجبوری کی وجہ سے ڈھیلے وغیرہ کا استعمال ناگزیر ہو۔ وہاں جس طرح رفع حاجت علیحدگی میں کی جاتی ہے۔ استنجا بھی لازماً علیحدگی میں لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو کر کیا جائے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن و حدیث ارشاد فرماتے ہیں:۔

ربنا حییّ و یحب المتطہرین

"یعنی ہمارا خدا حیادار ہے۔ اور پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔"

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء

قابلِ تقلید مثال

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ)

چوہدری عبد الغنی صاحب بی۔ اے امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ نے مقامی مبلغین کی مدد سے تبلیغی و تربیتی کلاسز جاری کی ہیں۔ جن میں انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال احمدیہ اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کو ایک معین عرصہ تک اسلامیات کی تعلیم دینے کے بعد ان کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا ہے اس وقت تک دو کلاسز کے نتائج کا اعلان الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ضلعوار انتظام کے ماتحت تمام جماعتوں کا دورہ کر کے ان کی تعلیمی و تنظیمی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور افراد جماعت سے وعدہ ہائے وقف ایام برائے تبلیغ حاصل کئے گئے ہیں۔ چوہدری صاحب مکرم صیغہ نشر و اشاعت کو بھی قابل قدر مالی امداد پہونچا رہے ہیں۔ ان کی خاص توجہ سے افراد جماعت میں بیداری کی روح پیدا ہوگئی ہے۔ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب مکرم کو جزائے خیر دے۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ دوسرے امراء و صدر صاحبان اضلاع کو چاہیئے کہ ماتحت جماعتوں سے براہ راست تعلق پیدا کریں۔ اور افراد کو ان کی ذمہ واریوں سے آگاہ کریں۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام کی زندگی کے دو دَور

اصحابِ کہف کی غاروں اور آثار قدیمہ سے ملنے والی ایک اہم شہادت

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب - لائلپور)

منقول از رسالہ الفرقان احمد نگر سالانہ نمبر

(۲)

احادیث اور صحفِ سابقہ کی شہادت

قرآن مجید کے بعد احادیث کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے ایک سو بیس یا ایک سو پچیس برس عمر پائی اور آپ نے اپنی عمر کا بڑا حصہ سیاحت میں بسر کیا۔ آپ کے دور دراز کے علاقوں میں سیر و سیاحت کے حالات روایات میں موجود ہیں۔ (ملاحظہ ہو کنز العمّال)

اسی طرح صحفِ سابقہ میں جو پیشگوئیاں حضرت مسیح ناصری کیلئے نصاریٰ کے نزدیک مسلّمہ ہیں ان میں یہی لکھا ہے کہ وہ مردِ معصوم موت سے بچایا جائے گا۔ غار میں اس پر موت وارد نہ ہوگی وہ لمبی عمر پائے گا۔ اپنی نسل کو دیکھے گا اور اس کے ایّام دراز ہوں گے۔ (ملاحظہ ہو زبور ۲۲ باب یسعیاہ ۵۳/۱۴، ۵۳/۱۰ و زبور ۲۱/۱۶)

واقعۂ صلیب سے پیشتر حضرت مسیح ناصری کی وصیّت

واقعہ صلیب سے چند یوم پیشتر حضرت مسیح ناصری نے حواریوں کو جو وصیّت کی وہ انجیل یوحنّا میں درج ہے۔ اس کے مطالعہ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ آپ پر موت وارد نہ ہوگی بلکہ آپ کسی اور ملک میں چلے جائیں گے اور وہاں فریضۂ تبلیغ ادا کریں گے۔ اور آپ کے بعد آپ کے بعض حواری خصوصاً پطرس اس ملک میں جائیں گے۔ وصیت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"دیکھو وہ گھڑی آتی ہے بلکہ آپہنچی کہ تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے۔ تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں۔ کیونکہ میرا باپ میرے ساتھ ہے۔ میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں ....

اے بچو! میں اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا میں نے یہودیوں سے کہا کہ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے ویسا ہی اب تم سے بھی کہتا ہوں۔ میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی۔ تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔

شمعون پطرس نے اس سے کہا اے خداوند تو کہاں جاتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ جہاں میں جاتا ہوں اب تو میرے پیچھے نہیں آسکتا مگر بعد میں میرے پیچھے آئے گا۔ پطرس نے اس سے کہا کہ اے خداوند! میں تیرے پیچھے اب کیوں نہیں آسکتا؟ میں تو تیرے لئے اپنی جان دوں گا۔ یسوع نے جواب دیا۔ کیا تو میرے لئے اپنی جان دے گا۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تو تین بار میرا انکار نہ کرے گا۔

تمہارا دل نہ گھبرائے تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا۔ کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ اور جہاں میں جاتا ہوں تم وہاں کی راہ جانتے ہو۔ توما نے اس سے کہا کہ اے خداوند! ہم نہیں جانتے کہ تو کہاں جاتا ہے۔ پھر وہ کس طرح جانیں؟ یسوع نے اس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ ....

میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔ میں تمہارے پاس آؤں گا۔ تھوڑی دیر باقی ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی۔ مگر تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ میں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے۔

تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں تم مجھے دیکھ لو گے ..... یسوع نے یہ جان کر کہ وہ مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہیں ان سے کہا کیا تم آپس میں میری اس بات کی نسبت پوچھ پاچھ کرتے ہو۔ کہ تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ تم روؤ گے اور ماتم کرو گے مگر دنیا خوش ہوگی۔ تم غمگین تو ہو گے لیکن تمہارا غم ہی خوشی بن جائے گا۔ جب عورت جننے لگتی ہے تو غمگین ہوتی ہے اس لئے کہ اس کے دکھ کی گھڑی آپہنچی۔ لیکن جب بچہ پیدا ہو چکتا ہے تو اس خوشی سے کہ دنیا میں ایک آدمی پیدا ہوا اس درد کو پھر یاد نہیں کرتی۔ پس تمہیں بھی اب تو غم ہے مگر میں تم سے پھر ملوں گا اور تمہارا دل خوش ہوگا اور تمہاری خوشی کوئی تم سے چھین نہ لے گا۔ میں نے یہ باتیں تم سے تمثیلوں میں کہی ہیں۔"

(انجیل یوحنّا ۱۳ تا ۱۶ باب)

حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام کے اس دردناک بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

اوّل:- حادثہ صلیب کی وجہ سے آپ پر موت وارد نہ ہوگی بلکہ آپ زندہ رہیں گے اس عورت کی طرح جو دردِ زہ میں مبتلا ہو کر مرتی نہیں بلکہ بچّہ کی پیدائش سے ایک خوشی دیکھتی ہے۔ اسی طرح آپ آنے والی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور نئی زندگی پائیں گے۔

دوم:- واقعہ صلیب کے بعد آپ کسی اور جگہ چلے جائیں گے جہاں یہودی پہنچ نہیں سکتے۔

سوم:- وہاں مناسب جگہ کی تیاری اور اپنی ہجرت گاہ کے انتخاب کے بعد آپ دوبارہ آئیں گے۔ اور اپنے بعض حواریوں کو ساتھ لے کر سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔

چہارم:- بعد میں پطرس بھی آپ کے پیچھے اس ملک میں پہنچ جائیں گے جہاں آپ نے مستقل پناہ لی ہوگی۔

اب آئیے مندرجہ بالا نتائج کا مقابلہ تاریخ سے کریں۔ مکتوب سکندریہ جو کہ حضرت مسیح ناصری کے زمانہ کی ایک دستاویز ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ عیسٰی موت سے آپ بچائے گئے۔ اس کے بعد آپ اپنے حواریوں کو بھی ملتے رہے۔ چونکہ آپ کے پکڑے جانے کا خوف تھا اس لئے گلیل کے علاقہ میں جا کر آپ نے پناہ اختیار کر لی۔ اس تاریخی انکشاف کے ساتھ اگر انجیل یوحنّا کا مندرجہ بالا بیان شامل کریں اور دوسرے تاریخی شواہد کو سامنے رکھیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ گلیل کے علاقہ میں کچھ عرصہ آرام کرنے کے بعد آپ دوبارہ اپنے علاقہ میں آئے۔ اپنے بعض حواریوں مثلاً توما کو ساتھ لیا (اسی طرح اپنی والدہ کو بھی ساتھ لے کر[1]) آپ سفر پر روانہ ہو گئے۔ آپ کے جانے کے ایک عرصہ بعد پطرس بھی آپ کے پیچھے وہیں پہنچ گئے جس ملک میں آپ ہجرت کر کے گئے تھے۔

کتاب "توما کے اعمال" سے معلوم ہوتا ہے کہ توما کو آپ نے بادشاہ گنڈوفارس جو کہ ہندوستان کے شمال مغرب میں حکمران تھا کے ایک تجارتی وفد کے ساتھ بحری راستے کے ذریعہ ہندوستان روانہ کر دیا (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب توما رسول ہند از پادری برکت اللہ)

پطرس کی روم میں شہادت ایک افسانہ ثابت ہو چکی ہے۔ یہ ثابت ہے کہ وہ میسوپوٹامیہ اور پارتھیا میں انجیل کی منادی کرتے رہے۔ جہاں کہ بہت سے یہودی قدیم اسیروں کی اولاد سے موجود تھے۔ اس کے بعد ان کا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گئے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ بائیبل از پادری بلیکی صفحہ ۱۴۰، ۱۴۵، ۱۴۱)

دراصل پطرس کا ارادہ یہی تھا کہ اپنے آقا کے ارشاد کے مطابق وہیں جائے جہاں ان کا آقا گیا تھا چنانچہ پطرس نے وہی راستہ اختیار کیا جو حضرت مسیح نے کیا تھا وہ اپنے آقا کے نقشِ قدم پر بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کو آسمانی بادشاہت کا پیغام سناتے ہوئے پارتھیا کے راستے ہندوستان کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ یہاں یہ یاد رہے کہ سلطنتِ پارتھیا کی مشرقی حدود دریائے سندھ کے کنارے تک جاتی تھیں۔ اور موجودہ ہندوستان کا شمالی حصّہ پارتھیا کی حدود میں شامل تھا۔ وہ پارتھیا کے علاقہ میسوپوٹامیا سے میدیا اور میدیا سے افغانستان کے راستے ہندوستان میں آئے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی یہی راستہ اختیار کیا (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب مسیح ہندوستان میں)

بہر حال پطرس جیسے جلیل القدر حواری کے انجام کے متعلق تاریخ کلیسیا کی لاعلمی ظاہر کر رہی ہے کہ وہ کسی دور کے ملک میں ہجرت کر گئے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ

"اب تو تو میرے پیچھے نہیں آسکتا مگر بعد میں میرے پیچھے آئے گا"

نصِ صریح ہے اس امر پر کہ پطرس کو مسیح علیہ السّلام کے پیچھے ہندوستان روانہ ہونا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ (جیسا کہ بعض عیسائی روایات سے معلوم ہوتا ہے) پطرس رومی یہودیوں کو تبلیغ کے سلسلہ میں روم بھی گئے ہوں۔ لیکن روم میں آپ کی شہادت ساری پراٹسٹنٹ عیسائی دنیا ایک افسانہ یقین کرتی ہے۔ انجیل میں جو آپ کا خط شامل ہے وہ پطرس نے بابل (میسوپوٹامیا) سے لکھا۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ آپ کی سرگزشت کا پتہ لگانا بہت مشکل کام ہے۔ ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین کو چھوڑ کر آپ پارتھیا میں منادی کرتے رہے۔ خصوصاً پارتھیا کے علاقہ میسوپوٹامیا میں آپ کی موجودگی آپ کے خط سے ثابت ہے۔ اس کے بعد آپ کہاں گئے؟ تاریخ خاموش ہے۔ قرائن سے

(باقی صفحہ ۷ پر)

[1] ایک روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ توما حواری جب ہندوستان پہنچ گئے اور یہاں تبلیغی کام شروع کیا تو انہوں نے اپنے تبلیغی کارنامے حضرت مریمؑ کے گوش گذار کئے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مریم بھی حضرت مسیحؑ کے ساتھ ہندوستان میں تشریف لے آئی تھیں۔ ان کے نام سے ہندوستان کا مشہور و معروف پہاڑ جس کا نام مری ہے اس امر پر ایک مزید شہادت ہے کہ آپ اس ملک میں ہجرت کر کے آئی تھیں۔ اس پہاڑ پر مائی مری کے استھان کے نام سے ایک قبر بھی ہے جو یہودی طریق پر شرقاً غرباً بنائی گئی ہے۔

دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اور خوراک کا مسئلہ

دنیا کے مختلف ملکوں کے مابین پائیدار اور ٹھوس بنیادوں پر مفاہمت اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک کہ دنیا کے بیشتر لوگ اقتصادی اور تعلیمی لحاظ سے ایک مناسب معیار تک نہیں پہنچ جاتے۔ اس وقت تک صورت حال یہ ہے۔ کہ دنیا کی $\frac{2}{3}$ سے زیادہ آبادی مناسب خوراک، اچھے مکان اور طبی امداد سے محروم ہے۔ اس کی اقتصادی حالت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی آمدنی صرف اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لئے ہی مشکل سے پوری ہوتی ہے۔ لہذا ان لوگوں سے یہ اُمید رکھنا کہ وہ اپنی قومی معشیت کو ترقی دینے کے لئے جدید ترقی یافتہ ذرائع استعمال کر سکتے ہیں۔ یا دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے میں اس وقت تک کوئی مدد دے سکتے ہیں۔ جب تک کہ ان کے تعلیمی اور اقتصادی حالات بہتر نہیں ہو جاتے۔ عبث ہے۔

اگر انسانی آبادی کو پیش نظر رکھ کر دنیا کے حیاتیاتی ذرائع پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ مادی طور پر دنیا کے دو تہائی آبادی کا معیار زندگی بلند نہیں ہے اور ایسے حالات پیدا کرنا ضروری ہے جن کے تحت نہ صرف پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک ترقی کر سکیں بلکہ اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت زندگی کا بہتر طریق پر بند و بست کر سکیں۔ اس وقت ہر دس سال میں دنیا کی آبادی میں ۲۰ کروڑ کی شرح کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر دس سال میں دنیا کے ذرائع کو اتنی ترقی دیجائے۔ جس سے ۲۰ کروڑ آدمیوں کی خوراک، رہائش، طبی امداد اور ان کی دوسری ضروریات پوری کی جا سکیں۔ آبادی کا مسئلہ اس وجہ سے اور بھی پیچیدہ اور مشکل بن گیا ہے کہ آبادی میں اضافہ ترقی یافتہ ملکوں کی بجائے ایسے غیر ترقی یافتہ ملکوں میں ہو رہا ہے۔ جہاں آبادی کی بہتات کے باعث معیار زندگی انتہائی پست ہے اور دن بدن پست ہوتا جا رہا ہے۔

تہذیب جدید کے لئے دنیا کے معدنی ذرائع کو ترقی دینا نہایت ضروری ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے۔ کہ بہت سے ملکوں کے معدنی ذرائع ان کی ضروریات کے لئے کافی ہیں۔ صنعتی ترقی سے تیل اور کوئلہ کے استعمال میں اضافہ ہوگا۔ اور معدنی ذرائع اسی رفتار سے کم ہوتے جائیں گے۔ اس صورت حال سے نبٹنے کے لئے سائنسدان اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ تیل اور کوئلے کی جگہ جنگلات لے لیں کیونکہ یہ بات تو صاف نظر آ رہی ہے۔ کہ ان اشیاء کی کھپت میں جوں جوں اضافہ ہوگا۔ اور ناقابل تجدید ذرائع کی کمی ہوگی۔ صنعتوں میں حیاتیاتی ذرائع کا استعمال بڑھ جائے گا۔

انسان کی بنیادی ضرورت خوراک ہے۔ کیونکہ مناسب تغذیہ کے بغیر کوئی شخص اپنی صحت

وقوت برقرار نہیں رکھ سکتا

اور کسی قوم کے ذرائع کو ترقی دینے کے لئے صحت اور قوت ہی سب سے ضروری عناصر ہوتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم سے پہلے دنیا کی مجموعی غذائی پیداوار ایک ارب ٹن سالانہ تھی۔ لیکن گذشتہ دس سال میں آبادی میں جو ۱۰ فی صدی اضافہ ہوا ہے۔ اس کے باعث آج دنیا کی $\frac{2}{3}$ آبادی کو پیٹ بھر کر کھانا بھی نہیں ملتا۔ جنگ سے پہلے جو لوگوں کو خوراک ملتی تھی۔ اب اس کا معیار بھی پہلے سے گھٹ گیا ہے۔ اگر غیر ترقی یافتہ ملکوں کے لوگوں کا معیار تغذیہ بڑھانا مقصود ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ غذائی پیداوار میں قبل از جنگ کے معیار سے کم سے کم ۳۰ فی صد اضافہ کیا جائے۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ یا تو زیر کاشت زمینوں کی پیداواری اہلیت بڑھائی جائے۔ اور یا نئی زمینیں زیر کاشت لائی جائیں۔ ان دو متبادل تجاویز میں اول الذکر زیادہ مفید اور قابل عمل ہے۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں بہترین اور زرخیز ترین زمینیں زیر کاشت ہیں۔ بہتر کیمیاوی کھاد۔ اچھے ترقی یافتہ آلات کشاورزی اور عمدہ بیج کے استعمال سے ان کی قوت پیداوار بڑھائی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر جب سے پہلی جنگ عظیم ختم ہوئی ہے مصنوعی کھادوں اچھے آلات کشاورزی اور عمدہ بیج کے استعمال سے امریکہ کی فی ایکڑ پیداوار میں ۱۵ فی صدی سالانہ کا اضافہ ہوا ہے مغربی یورپ میں نئی زمینوں کو زیر کاشت لانے اور کیمیاوی کھادوں کے استعمال کے بغیر ہی پیداوار میں اچھا خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ البتہ ایشیا میں پیداوار میں اضافہ زیر کاشت رقبہ میں توسیع اور انسانی قوت کے استعمال میں اضافہ کے باعث عمل میں آیا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں جب کہ کسی ملک کے لوگوں کی اکثریت صرف خوراک پیدا کرنے میں مصروف ہو۔ یہ اُمید نہیں کی جا سکتی کہ اس کا معیار زندگی بلند ہو سکتا ہے۔ تاریخ سے یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ تہذیب کی برقراری کا تمام دار و مدار اس بات پر ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مزدوروں کو غذائی پیداوار کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر کے ان کی خدمات صنعت، نقل و حمل۔ تعلیم۔ آرٹ اور سائنس کے حوالے کر دی جائیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے محکمہ زراعت کے مشیر رابرٹ ایم سالٹر کا اندازہ ہے۔ کہ دنیا کے زیر کاشت رقبہ کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ممکن ہے ان کے تخمینے کے مطابق اگر کوشش کی جائے تو قبل از جنگ کے معیار سے امریکہ میں ۲۵ فیصد۔ چین اور روس میں ۳۰ فیصد اور ہندوستان میں ۵۰ فی صد اضافہ ممکن ہے۔ اگر دنیا کی کل آبادی کی ضروریات کو پیش نظر رکھا جائے تو پیداوار کا ۳۰ فیصد حصہ دنیا کی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ڈاکٹر سالٹر کا کہنا ہے۔ کہ اس وقت فاسفورس اور پوٹاش کی کھادوں کی کھپت کا جو تناسب ہے۔ اس میں علی الترتیب ۸ گنا اور ۸ گنا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نائٹروجن کی کھاد کی پیداوار بھی کئی گنا بڑھائی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں نئی زمینیں بھی زیر کاشت لائی جائیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کے اندازے کے مطابق دنیا بھر میں زیر کاشت رقبہ ۲ ارب ۴۰ کروڑ ایکڑ یا دنیا کے ایک آدمی کے لئے ایک ایکڑ زمین ہے۔ شمالی امریکہ میں ایک آدمی کے لئے ۴ ایکڑ اور ایشیا میں ایک آدمی کے لئے $\frac{1}{2}$ ایکڑ زمین آتی ہے۔ ڈاکٹر سالٹر کا کہنا ہے۔ کہ اگر منطقہ حارہ میں ایک ارب ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جائے۔ تو اس سے دنیا کی جملہ پیداوار میں ایک ارب بیس کروڑ ٹن کا اضافہ ہوگا۔ اور اس طرح کل پیداوار ۲ ارب ۴۰ کروڑ ٹن تک پہنچ جائے گی۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے علاقوں میں ۳ کروڑ ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جا سکتی ہے۔ جس سے ۱۲ کروڑ ٹن غلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور مجموعی پیداوار ۲ ارب ۷۰ کروڑ ٹن سے زیادہ کی جا سکتی ہے۔ یہ بھی اندازہ ہے کہ غذائی پیداوار میں اس قدر اضافے سے جانوروں کے دودھ کی پیداوار میں ۵ فی صدی اور گوشت کی پیداوار میں ۱۳ فی صدی اضافہ ہوگا۔ دی۔ س۔ و۔ س۔

(سائنٹیفک منتھلی سے ماخوذ)

تنقید و تبصرہ

رسالہ الفرقان احمد نگر سالانہ نمبر

ماہنامہ الفرقان کے جاری ہونے پر ہم نے اُمید ظاہر کی تھی کہ انشاء اللہ یہ رسالہ ترقی کرے گا۔ اور اپنے بلند مقاصد کو ہر بار پہلے سے بڑھ چڑھ کر بروئے کار لاتا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس کا ہر پرچہ نئی سے نئی تحقیقات سے لبریز ہوتا ہے۔ زیر نظر رسالہ اتنی قابلیت سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور تشنگان علم کے لئے اس میں اس قدر مفید مواد جمع کیا گیا ہے کہ ہم اس پر جناب مولانا ابو العطاء صاحب مدیر رسالہ ہذا کو مبارکباد پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

یہ رسالہ ۱۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ رسالہ کے ٹائٹل پیج صفحہ ۲ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین تصویریں ہیں جو انسائیکلو پیڈیا برٹینکا سے لے کر شائع کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک تصویر جوانی کی ہے۔ دوسری ادھیڑ عمر کی۔ اور تیسری بڑھاپے کی۔ یہ تینوں تصاویر اولین نصاریٰ کی مقدس امانت ہیں۔ جسے عیسائیوں نے لائبریریوں اور گرجاؤں میں محفوظ کر رکھا ہے۔ ان تصاویر سے واضح ہوتا ہے۔ کہ تیسری صدی مسیحی تک عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بڑھاپے کے قائل تھے۔ اور موجودہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ آپ تیس سال کی عمر میں صلیب پر وفات پا گئے۔ بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔

ہم اس رسالہ میں مندرج بعض عنوانات درج کرتے ہیں۔ جن پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ کس محنت سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور اس میں تحقیقی مضامین کا کس قدر اعلیٰ امتزاج ہے۔

(۱) عہد نامہ جدید قرآن مجید ہے نہ کہ انجیل (۲) قرآن کریم اور کتب سابقہ کی تعلیموں کا اصولی مقابلہ (۳) قرآن کریم میں عجمی الفاظ کی آمیزش کا غلط خیال (۴) قرآن مجید کے معجزانہ بلاغت و ترتیب کی چند ایک مثالیں (۵) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے دو دور (آثار قدیمہ کی ایک اہم شہادت) (۶) قرآن مجید کے کامل ہونے پر دس دلیلیں (۷) قرآن مجید پر سوامی دیانند جی کے اعتراضات کے جواب (۸) تحقیق ام الالسنہ (۹) دعوت کسوف اتباع قرآن (۱۰) قرآن مجید پر مستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب (واقعہ ہاروت ماروت میں پیشگوئی کا (۱۱) قرآن مجید ہی ہدایت کا دائمی سرچشمہ رہے گا۔ اہل بہاء کے ایک تازہ استدلال کا جواب (۱۲) قرآن شریف اور حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ (۱۳) خلفت و حرمت کے متعلق قرآن مجید کا پرحکمت اسلوب (۱۴) صلیبی حادثہ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کہاں گئے (۱۵) قرآنی تاثیروں کا ایک نمونہ (۱۶) رسالۃ الحق آن خالدۃ عربی مضمون۔ غرضیکہ رسالہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے۔ اور ہر احمدی کو نہ صرف یہ کہ اسے خود خریدنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی خریدنے کی ترغیب دینی چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ چندہ سالانہ پانچ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ الفرقان احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ (م۔ اب)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بیوی پانچ چھ ماہ سے سخت بیمار ہے۔ سب بزرگان و احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد حسین خان ضلعدار شریف آباد۔ ڈاکخانہ چک $\frac{185}{9\text{-}L}$ براستہ ہڑپہ۔ ضلع منٹگمری

(۲) محترمہ بیگم صاحبہ بابو عبد الرحمٰن صاحب ایم اے تقریباً ایک ماہ بعارضہ بلڈ پریشر شدید بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ جلد عطا فرمائے۔ آمین

(۳) طفودال ضلع سیالکوٹ سے ایک غیر احمدی دوست لکھتے ہیں کہ چند سال سے بندہ جماعت احمدیہ کی طرف رجوع کر رہا ہے۔ لیکن چند مجبوریاں جو کہ درمیان حائل ہیں۔ ایسا کرنے سے روکتی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے اس جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور میری مجبوریاں رفع کرے۔

تقرر عہدیداران جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا (ضلع وار نظام)

نوٹ یہ تقرر ۳۰ر اپریل ۵۳ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت و سیکرٹری مال۔ شیخ محمد دین صاحب ٹھیکیدار بھٹہ سرگودھا۔

" امور عامہ و سیکرٹری تبلیغ۔ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا۔

سیکرٹری ملک غلام نبی صاحب چک ۹۸ شمالی (سیکرٹری برائے تحصیل سرگودھا)

" شیخ فضل کریم صاحب پراچہ بھلوال (سیکرٹری برائے بھلوال)

" ملک شیخ بہادر صاحب خوشاب (سیکرٹری برائے خوشاب)

" سید عبدالعزیز صاحب کلیوال (سیکرٹری برائے شاہ پور)

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

انتخاب امیر حلقہ داتہ زید کا

جماعت ہائے احمدیہ حلقہ امارت داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۷ر جنوری بروز اتوار بوقت ۱ بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ "قلعہ صوبا سنگھ میں" امیر حلقہ داتہ زید کا کا انتخاب ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل احباب کی شرکت ضروری ہوگی۔

پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ حلقہ مذکور۔ سیکرٹری صاحبان مال جماعت ہائے احمدیہ حلقہ مذکور۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت ہائے احمدیہ حلقہ مذکور۔

وہ احباب جن کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہے۔

نوٹ:۔ یہ اعلان امیر صاحب ضلع سیالکوٹ کے ایما پر کیا جارہا ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمائندہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کا دورہ۔ صوبہ سندھ میں

صوبہ سندھ کی جماعتوں میں بسلسلہ کار صدر انجمن احمدیہ پاکستان سید محمد لطیف صاحب چیف انسپکٹر بیت المال دورہ کے لئے تشریف لے جارہے ہیں۔ وہ بحیثیت نمائندہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ بھی اپنے فارغ اوقات میں جن جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہوچکی ہوئی ہیں۔ ان مجالس کے کاموں کا معائنہ فرمائیں گے انشاء اللہ۔ اور جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ وہاں پر مجالس انصار اللہ قائم کرنے کی بھی تحریک و کوشش فرمائیں گے۔ عہدہ داران انصار و امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نائب قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ عمومی۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے دو دور

بقیہ صفحہ ۵

یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ میسو پٹامیہ یا افغانستان کے یہودی قبائل تک آسمانی بادشاہت کا پیغام پہنچانے کے بعد آخرکار اپنے آقا کے پیچھے ہندوستان آگئے۔ اسی طرح بارتھولومیو حواری کے متعلق بھی ایک روایت شہادت دیتی ہے۔ کہ وہ ہند میں آئے۔ پادری سمتھ اپنی کتاب ہسٹری آف کرسچینٹی ان انڈیا جلد اول کے صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ مرقس رسول نے سکندریہ سے عیسائی مبلغین ہندوستان کو بھیجے تھے۔ ہندوستان کی طرف حواریوں کا یہ رجوع صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیحؑ کی مذکورہ وصیت کے مطابق آپ کے نقش قدم پر اس علاقہ میں آئے تھے۔ جہاں آپ اور آپ کی والدہ ہجرت کرکے آگئے تھے

گمشدہ اشیاء

بندہ کی ربوہ سے واپسی پر مندرجہ ذیل اشیاء رستہ میں گم ہوگئی ہیں:۔

(۱) قمیص زنانہ ریشمی جوگی رنگ جس پر سفید رنگ کے پھول سامنے گلے پر چھ بٹن زرد رنگ کے (۲) سلوار پھولدار ساٹن کی سیاہ نسواری پیلے پھول۔ (۳) سیاہ رنگ گرگابی زنانہ۔ یہ چیزیں کھدر کے کپڑے ۸×۸ گرہ میں باندھے ہوئے تھے۔ اگر کسی اپنے بھائی کے پاس ہوں۔ تو مندرجہ ذیل جگہ پر مطلع کیا جاوے۔

چودھری احمد دین احمدی بمقام چک نوابی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۱ء کو چوہدری مشتاق احمد صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور ابن چوہدری رحیم بخش صاحب آف چک ۱۱۶ ع کا نکاح مقبول بیگم صاحبہ بنت چوہدری شاہ محمد صاحب آف بیدادپور سے ایک ہزار روپیہ مہر خاکسار نے ربوہ میں پڑھا۔ احباب سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ جانبین کے لئے اس نکاح کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار چوہدری عطاء اللہ مبلغ فرانس)

سمندر پار کے خریداران الفضل کی خدمت میں عرض

۴۰۲ ڈاکٹر بی۔ ڈی احمد صاحب بورنیو	۵۸۲ ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن
۴۵۱ سید محمد سرور شاہ صاحب دارالسلام	۶۲۲ این۔ اے شفیع صاحب مونڈوگورو
۴۶ ایم او ملک صاحب نیروبی	۶۳۵ چوہدری رحمت اللہ خانصاحب میٹنگو

آپ کی قیمت اخبار ختم ہوچکی ہے۔ تا وصولی قیمت اخبار آپ کی خدمت میں نہیں بھجوایا جائیگا۔ اطلاعاً عرض ہے!

مغربی ممالک کی یہود نوازی کی وجہ سے عرب ان سے نفرت کرتے ہیں

نیویارک ۱۵ ؍ جنوری۔ واشنگٹن میں لبنانی لیگیشن کے پریس اتاشی سید حسن صاحب نے "نیویارک ٹائمز" کو ایک مراسلہ روانہ کیا ہے جس میں اس اخبار کے ایک اداریہ میں ظاہر کی ہوئی اس رائے کی پر زور تردید کی گئی ہے کہ عربوں اور عام مسلمانوں میں حکومت اسرائیل کی مخالفت درا صل اس رجحان کی علامت ہے کہ مغربی چیز سے نفرت کی جائے۔

آپ نے کہا اگر عرب دنیا میں مغرب کے خلاف جذبہ پایا جاتا ہے تو اس کی وجہ مغرب کی اسرائیل نواز پالیسی ہے۔ اگر عرب دنیا میں ہر مغربی چیز سے نفرت کی جاتی تو دوسرے اثرات کے علاوہ عرب ملکوں میں تعلیم کے جدید رجحان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور ان ملکوں کے جمہوری دستور بھی باقی نہ رہتے جن میں بیشتر مغربی طرز پہ مرتب کردہ ہیں۔ ایسا سمجھنے کی بجائے بہتر ہوتا اگر عرب جذبات میں تبدیلی کے اصلی اور تاریخی اسباب تلاش کئے جاتے (اسٹار)

ڈھاکہ میں گورنر جنرل کی تقریر

ڈھاکہ ۱۴ ؍ جنوری آج گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے ڈھاکہ میں وقار النساء گرلز ہائی سکول کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے بچوں کی تعلیم پر خاص زور دیا۔ گورنر جنرل نے فرمایا کہ تعلیم سب سے بڑا تعلیمی سرمایہ ہے اور اسی پہ کسی ملک کی ترقی پسندانہ نشو و نما کا دارومدار ہے۔

ایران کے عام انتخابات

طہران ۱۵ ؍ جنوری۔ ڈاکٹر مصدق کا ایک اور حامی آج انتخابات میں کامیاب ہو گیا۔ وزیر اعظم کی جماعت اس وقت ۲۰ نشستیں جیت چکی ہے اس کے مقابلہ میں حزب اختلاف کو ایک نشست بھی حاصل نہیں ہوئی ہے۔

سرکاری نمائندوں نے بتایا ہے کہ تہران میں آئندہ ہفتے کسی دن ووٹ پڑیں گے۔

بمبئی کے وزیر داخلہ کو شکست

نئی دہلی ۱۵ ؍ جنوری۔ بمبئی کے وزیر داخلہ مسٹر رادجی ڈیسائی انتخابات میں ہار گئے ہیں مسٹر ڈیسائی مشہور کانگرسی لیڈر ہیں اور انہیں اپنے سوشلسٹ حریف امول ڈیسائی سے ۲۶۲ ووٹ کم ملے ہیں۔

تپ دق کے متعلق دولت مشترکہ کی کانفرنس میں پاکستان شرکت کریگا

لنڈن ۸ ؍ دسمبر (ریڈیو سے) امسال ۸ ؍ جولائی کو لنڈن میں دولت مشترکہ کی طبی اور تپ دق کے متعلق کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جن ممالک کے ماہرین کو اس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے ان میں پاکستان بھارت اور لنکا بھی شامل ہیں۔ اس کانفرنس کا بندوبست تپ دق کی روک تھام کی نیشنل کانفرنس کی طرف سے ہو رہا ہے۔

کانفرنس میں دولت مشترکہ کے علاوہ دوسرے ممالک کے نمائندے بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ ۱۹۴۹ء میں اس مقصد کیلئے جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں دنیا کے ۵۲ مختلف ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی تھی (م)

کانفرنس کے دوران میں ایکسرے کے آلات طبی اوزاروں۔ جڑی بوٹی کی دواؤں۔ فن شفا اور مریضوں کی دستکاری کے نمونوں کے علاوہ طبی اور فنی مطبوعات کی نمائش بھی ہوگی۔ (ب۔ و۔ س)

مسٹر شعیب قریشی ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مقرر ہوں گے؟

کراچی ۱۵ ؍ جنوری معلوم ہوا ہے کہ کرنل رحیم کو ماسکو میں پاکستانی سفیر کی حیثیت سے مسٹر شعیب قریشی کا جانشین منتخب کیا گیا ہے۔ خیال ہے مسٹر شعیب قریشی نئی دہلی میں مسٹر اسمٰعیل کی جگہ پاکستان کے ہائی کمشنر مقرر کئے جائیں گے۔

کرنل رحیم اس وقت اقوام متحدہ کے لیبیائی کمیشن میں کام کر رہے ہیں۔ مسٹر اسماعیل نے جو پاکستان کے قیام کے بعد سے ہی نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمشنر کے طور پہ کام کر رہے ہیں ابھی تک ہندوستانی قومیت ترک نہیں کی ہے اس لئے انہیں حکومت پاکستان کی ملازمت میں نہیں رکھا جائیگا۔

مسٹر شعیب قریشی مولانا محمد علی مرحوم کے داماد اور تحریک خلافت کے ایک پرانے لیڈر ہیں تقسیم ہند سے قبل مسٹر شعیب ریاست بھوپال کے وزیر تھے۔ ہندوستان کے چوٹی کے لیڈروں سے ان کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اور ہندوستانی حلقوں میں انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کراچی کے سیاسی حلقوں میں مسٹر شعیب قریشی کے اس نئے عہدے پہ متوقع تقرر کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

توقع ہے کہ پیرس میں پاکستانی سفیر کی حیثیت سے مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کے تقرر کا سرکاری طور پہ ایک دو روز کے اندر اعلان کر دیا جائے گا مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ کی جگہ مسٹر اصفہانی لیں گے۔ جو اس وقت واشنگٹن میں پاکستان کے سفیر ہیں۔

مسٹر اکرام اللہ کے کینیڈا میں پاکستانی ہائی کمشنر کے عہدہ پہ تقرر کے بعد پاکستان کے سیکرٹری جنرل کا عہدہ منسوخ کر دیا جائے گا۔ اب انڈونیشیا، ہسپانیہ، سوئٹزر لینڈ اور جنوبی افریقہ میں پاکستان کے سفارتی نمائندوں کا انتخاب باقی رہ گیا ہے۔ اس ضمن میں نواب صدیق علی خاں اور نوابزادہ ولایت علی خاں کو سفارتی عہدے دینے کے مسئلہ پہ غور کیا جا رہا ہے۔

درخواست دعا

مکرم میاں احمد نور خاں صاحب کابلی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں بوجہ پیشانی پر پھوڑا ہونیکے سخت تکلیف میں ہیں مخلصین سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں (ا ح گل آپ زین باغ میں ہیں)

سنہ ۱۹۵۰ء میں ۲۲ ہزار اشخاص ملیریا اور تپ دق سے ہلاک ہوئے

لاہور ۱۵ ؍ جنوری۔ پنجاب اسمبلی کے وقفہ سوالات میں وزیر تعمیرات عامہ مسٹر ایم اے لغاری نے بتایا کہ پنجاب میں روڈ ٹرانسپورٹ کو قومی بنانے کا پروگرام پانچ سالوں میں مکمل ہو گا۔ اور سات ارکان پر مشتمل روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ جلد ہی کام شروع کر دے گا۔

مسٹر لغاری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ بورڈ جس راستے پر چاہے موٹر ٹرانسپورٹ چلا سکے گا۔ اسے اس سلسلہ میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بھی معاوضہ ادا کرنے کے بعد حاصل کرنے کا اختیار ہو گا۔

وزیر صحت نے بتایا کہ سنہ ۱۹۴۹ء میں ملیریا سے ۱۳۲۴۸ اشخاص اور تپ دق سے ۳۲۴۵ اشخاص ہلاک ہوئے۔ لیکن سنہ ۱۹۵۰ء میں ملیریا سے ۱۵۹۳۲ اور تپ دق سے ۶۲۳۶ اشخاص ہلاک ہوئے

اردن کی موجودہ حکومت کو بدنام کرنیکی مہم

عمان ۱۵ ؍ جنوری۔ اردنی وزیر اعظم نے ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ "ملک کے باہر کے چند اشخاص" نے ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں موجودہ اردنی حکومت کو بدنام کرنے کی ایک مہم شروع کر رکھی ہے

وزیر اعظم نے کہا کہ دوسرے ملکوں میں موجود اس مہم کے حامیوں کا مقصد فساد اور انتشار پیدا کرنا ہے تاکہ اس سے وہ خود فائدہ اٹھا سکیں

"سازش کے تمام رجحانات کو ختم کرنے کے لئے" ضروری اقدامات کے سلسلہ میں حکومت آزادی رائے کا پورا خیال رکھیگی اور ان غیر ملکی سازشوں کے اثرات کو زائل کرنے کے بعد اس آزادی کو پوری طرح بحال کر دیا جائیگا

وزیر اعظم نے کہا کہ عراق سے اتحاد کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایوان نمائندگان کا حال میں جو خفیہ اجلاس ہوا تھا۔ اس میں ان کے دیئے ہوئے بیانات کو "انتہائی مسخ شدہ صورت میں" اخبارات میں شائع کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

عوام کو میری ضرورت نہیں رہی

نئی دہلی ۱۵ ؍ جنوری۔ مسٹر کمار سوامی راجا وزیر اعظم مدراس نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ عوام کو میری ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے مجھے انتخابات میں شکست ہوئی ہے۔ مسٹر راجا نے کہا میرے مد مقابل کو جو میرا عزیز ہے تمام لوگوں کی حمایت حاصل تھی جن میں سوشلسٹ اور کمیونسٹ بھی شامل ہیں۔ یہ تمام طاقتیں (م)

مختصرات

ٹورنٹو۔ ۱۵ ؍ جنوری۔ کناڈا کی معدنیات کی انجمن کے مینیجنگ ڈائریکٹر نے بتایا ہے کہ گذشتہ سال کناڈا میں نکالے جانے والے معدنیات کی قیمت اندازاً ۲۲ اکروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۱۹۵۵ تک یہ اعداد غالباً بہت بڑھ جائیں گے۔ (اسٹار)

کیمبرج ۱۵ ؍ جنوری۔ اس سال کیمبرج یونیورسٹی میں انڈر گریجوایٹ طلباء کی تعداد ۷،۰۵۸ تھی۔ جو گذشتہ سال سے ۶۵۰ زیادہ ہے۔ "ماسٹر" درجوں میں طلباء کی تعداد گذشتہ سال کے ۲۵ ،، کے مقابلہ میں ۶۹۰ تھی۔ اسٹار

بغداد ۱۵ ؍ جنوری۔ عراق میں یہودی جائدادوں کے کسٹوڈین نے اعلان کیا ہے کہ عراقی یہودیوں کی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کی اس وقت تک خرید و فروخت نہیں ہو سکتی۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ جائداد کے مالک نے عراقی قومیت ترک نہیں کی ہے کسٹوڈین کے اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ قومیت سے محروم کئے جانے کے سلسلہ میں اکثر نام ابھی زیر غور ہیں۔ اور جن یہودیوں کے پاس قومیت کا سرٹیفکیٹ موجود ہے وہ اپنی جائیداد فروخت کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۵ ؍ جنوری۔ بصرہ کے نزدیک تیل کے چشموں سے جسے بصرہ پٹرولیم کمپنی چلا رہی ہے۔ اس سال توقع ہے کہ ۲۰۰۰۰۰۰ ٹن تیل برآمد کیا جائے گا۔

اس تیل کے چشمہ کو ترقی دینے کی کوشش جاری رہے گی۔ ۱۹۵۵ تک اس چشمہ سے ۸۰۰۰۰۰۰ ٹن تیل سالانہ نکالا جایا کرے گا۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۵ ؍ جنوری۔ کوونٹری کے ایک کارخانہ میں انجینئر جیٹ طیارے بنانے کے ایک نئے طریقہ کا تجربہ کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس نئے طریقہ سے طیارہ کے پر پہلے کے مقابلہ میں زیادہ عمدہ قسم کے بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے کام زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سامان اور آدمیوں کی بچت کا بھی امکان ہے (اسٹار)

---

۴ کانگرس کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ آپ نے ان خبروں کی تردید کی کہ آپ عنقریب استعفےٰ دے دینگے آپ نے کہا چونکہ کانگرس اسمبلی میں اکثریت حاصل کر چکی ہے اسلئے استعفےٰ دینا بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔